اضافہ و نظر ثانی شدہ دوم ایڈیشن: شوال المکرم 1441ھ/جون 2020

غسل کے بنیادی احکام پر مشتمل ایک عام فہم رسالہ

غسل کے بنیادی آحکام

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

پیش لفظ

تقریباً دو سال پہلے "غسل کے احکام وآداب" پر مشتمل ایک رسالہ تحریر کیا تھا جو کہ الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مفید ثابت ہوا، اب کچھ عرصہ پہلے اس کو اپنے "سلسلہ اصلاحِ اَغلاط" میں نظرثانی اور اضافہ کے ساتھ قسط وار شائع کیا، اب انھی اقساط کو یکجا کرکے شائع کیا جارہا ہے۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

اللہ تعالیٰ اس محنت کو قبول فرماکر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ مبین الرحمٰن

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

شوال المکرم 1441ھ/ جون 2020

03362579499

اجمالی فہرست:

- غُسلِ جنابت کے اَحکام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔4
- غسل کا سنّت طریقہ مع چند ضروری مسائل۔۔۔۔11

غُسلِ جنابت کے احکام

تفصیلی فہرست:

- غسل کب فرض ہوتا ہے؟
- شہوت سے منی نکلنے کی صورتیں۔
- منی نکلنے سے غسل کب فرض ہوتا ہے؟
- شہوت کے بغیر منی نکلنے کا حکم۔
- منی، مذی اور ودی کی تعریف اور حقیقت۔
- نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو کیا حکم ہے؟
- غسل کے بعد منی نکلنے کا حکم۔
- ایک سے زائد بار صحبت کی صورت میں غسل کا حکم۔
- جنابت کی حالت میں عورت کو ماہواری آجائے تو غسل کا حکم۔

غسل کب فرض ہوتا ہے؟

بنیادی طور پر تین وجوہات ایسی ہیں کہ جن کی وجہ سے غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: عورت پر حیض سے پاک ہونے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔

2: عورت پر نفاس سے پاک ہونے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔

3: شہوت سے منی نکل آنے کے بعد مرد اور عورت پر غسل فرض ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری)

شہوت سے منی نکلنے کی صورتیں:

شہوت سے منی نکلنے کی متعدّد صورتیں ہیں اور ان سب صورتوں میں غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: سوتے میں کسی کو احتلام ہو جائے چاہے مرد ہو یا عورت۔

(صحیح مسلم حدیث: 737، سنن ابی داود حدیث: 237، ردالمحتار)

2: صحبت یعنی ہمبستری کرتے وقت منی نکل آئے۔

3: اگر میاں بیوی نے صحبت کی اور باقاعدہ دُخول بھی ہو گیا تو اس سے بھی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے اگرچہ اِنزال نہیں ہوا ہو۔

(صحیح البخاری حدیث: 291، صحیح مسلم حدیث: 809-813، سنن ابی داود حدیث: 215، ردالمحتار)

مسئلہ:

اگر کسی شخص نے کوئی کپڑا وغیرہ لپیٹ کر جماع کیا لیکن اِنزال نہیں ہوا تو ایسی صورت میں بھی احتیاطًا میاں بیوی دونوں پر غسل واجب ہے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ:

اگر میاں بیوی شہوت کے ساتھ شرمگاہ اس طرح مِلالیں کہ درمیان میں کوئی کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو لیکن دخول بھی نہ ہوا ہو اور اِنزال بھی نہ ہوا ہو تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا، البتہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ کچھ بھی نہ نکلے۔ (ردالمحتار)

4: شوہر کا بیوی کے ساتھ پچھلی شرمگاہ میں جماع کرنا حرام ہے لیکن اس سے میاں بیوی دونوں پر غسل فرض ہو جاتا ہے، چاہے منی نکلے یا نہ نکلے۔ (ردالمحتار)

5: بد نظری کرنے کی وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔

6: بُرا خیال آنے کی وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔

7: مشت زنی سے منی نکل آئے، اگرچہ عام حالات میں مشت زنی کرنا سخت گناہ ہے۔

8: یا کسی اور وجہ سے شہوت کے ساتھ منی نکل آئے۔ (ردالمحتار، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی)

منی نکلنے سے غسل کب فرض ہوتا ہے؟

منی نکلنے سے غسل اس وقت فرض ہوتا ہے جب وہ شہوت کے ساتھ اپنی خاص جگہ سے جُدا ہو کر باہر نکل آئے، اسی طرح اگر منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ تو جدا ہو گئی لیکن باہر آتے وقت شہوت نہیں تھی تب بھی غسل فرض ہو جاتا ہے۔ (ردالمحتار، تبیین الحقائق، فتح القدیر)

مسئلہ:

بعض لوگوں کی منی پتلی ہوتی ہے کہ اس میں گاڑھا پن زیادہ نہیں ہوتا، ایسی صورت میں اگر منی شہوت سے تو نکلے لیکن اُچھل کود کر یعنی جھٹکے سے نہ نکلے تب بھی غسل فرض ہو جاتا ہے کیوں کہ شہوت سے منی نکل آنا ہی غسل کے لیے کافی ہوتا ہے، اور چوں کہ یہاں منی پتلی ہونے کی وجہ سے اس کے نکلنے میں اُچھل کود اور جھٹکے کا پایا جانا مشکل ہوتا ہے اس لیے غسل فرض ہو جاتا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، الدر المختار مع ردالمحتار، البحر الرائق)

شہوت کے بغیر منی نکلنے کا حکم:

اگر کسی شخص کو شہوت کے بغیر ویسے ہی منی آئے تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ (ردالمحتار)

منی، مذی اور ودی کی تعریف اور حقیقت:

1۔ وَدِی: یہ گاڑھے قطرے ہوتے ہیں جو کبھی تو پیشاب کے بعد نکلتے ہیں، کبھی غسلِ جنابت کے بعد اور کبھی کوئی بھاری چیز اٹھانے کے بعد نکلتے ہیں۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ کویتیہ ،البحر الرائق، عالمگیری، امداد الفتاویٰ)

حکم: ودی سے غسل فرض نہیں ہوتا۔(رد المحتار)

2: مَذِی: وہ گاڑھا پانی جو شہوت اور جوش کے وقت نکلتا ہے لیکن اس سے شہوت اور جوش ٹھنڈا نہیں ہوتا، اور اس کا رنگ بھی بالکل پانی ہی کی طرح ہوتا ہے۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ و دیگر کتب)

حکم: مذی سے بھی غسل فرض نہیں ہوتا۔(صحیح البخاری حدیث: 269، سنن ابی داود حدیث: 206، رد المحتار)

3: منی: یہ در حقیقت لیس دار گاڑھا مادہ ہوتا ہے، یہ پانی کی طرح تو نہیں ہوتا بلکہ اس میں ذرات نما ہوتے ہیں، یہ اس وقت نکلتی ہے جب شہوت اپنے انتہا کو پہنچتی ہے اور یہ عموماً جھٹکے سے نکلتی ہے جس کے بعد شہوت اور جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور عضو میں فتور آجاتا ہے۔(ہدایہ، موسوعہ فقہیہ و دیگر کتب)

حکم: شہوت سے منی نکلنے کے بعد غسل فرض ہو جاتا ہے۔

(صحیح مسلم حدیث: 736، سنن ابی داود حدیث: 206، رد المحتار)

فائدہ:

بہت سے حضرات منی اور مذی کے مابین فرق نہیں کر پاتے جس کی وجہ سے وہ غسل کرنے کے معاملے میں پریشان رہتے ہیں، اس لیے مذکورہ بالا تفصیلات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا جائے تاکہ غلطیوں اور غلط فہمیوں کا ازالہ ہو سکے۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھے تو کیا حکم ہے؟

اگر کوئی شخص نیند سے بیدار ہوا اور اس نے کپڑوں پر تری دیکھی تو بعض صورتوں میں غسل کا فرض ہونا تو بالکل ہی واضح ہے جیسے کسی نے خواب میں احتلام ہوتا دیکھا اور بیدار ہونے کے بعد اس کے کپڑوں پر احتلام کے اثرات بھی تھے، لیکن متعدد صورتیں ایسی ہیں کہ جن سے عموماً لوگ ناواقف ہوتے ہیں کہ ان میں غسل فرض ہوتا ہے یا نہیں، جبکہ ان سے متعلق شرعی حکم جاننا ضروری ہے، اس لیے اس مسئلے کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، تاکہ ہر شخص اپنی حالت کے مطابق حکم کو سمجھ سکے۔

نیند سے بیدار ہونے کے بعد کپڑوں پر تری دیکھی تو اس کی چند صورتیں ہیں:

درج ذیل صورتوں میں غسل فرض ہو جاتا ہے:

1: یقین یا غالب گمان ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد ہو۔

2: یقین ہو جائے کہ یہ منی ہے اور احتلام یاد نہ ہو۔

3: یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے اور احتلام یاد ہو۔

4: شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی، اور احتلام یاد ہو۔

5: شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی، اور احتلام یاد ہو۔

6: شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی ہے یا ودی، اور احتلام یاد ہو۔

7: شک ہو کہ یہ منی ہے یا مذی، اور احتلام یاد نہ ہو۔

درج ذیل صورتوں میں غسل فرض نہیں ہوتا:

1: یقین ہو جائے کہ یہ مذی ہے، اور احتلام یاد نہ ہو۔

2: شک ہو کہ یہ منی ہے یا ودی، اور احتلام یاد نہ ہو۔

3: شک ہو کہ یہ مذی ہے یا ودی، اور احتلام یاد نہ ہو۔

4: یقین ہو جائے کہ یہ ودی ہے، اور احتلام یاد ہو یا نہ ہو۔

5: شک ہو کہ یہ منی ہے، مذی ہے یا ودی، اور احتلام یاد نہ ہو۔

البتہ ان میں دوسری اور پانچویں صورت میں احتیاطاً غسل واجب ہے۔

(در مختار مع رد المحتار، البحر الرائق، امداد الفتاویٰ جدید، بہشتی زیور)

مسئلہ: خواب میں احتلام ہوتا دیکھے لیکن بیدار ہونے کے بعد جسم اور کپڑوں پر کوئی نشان نہ ہو تو اس سے غسل فرض نہیں ہوتا کیوں کہ احتلام کی صورت میں جب تک منی نکلی نہ ہو تو غسل فرض ہی نہیں ہوتا۔

(سنن ابی داود حدیث: 236، رد المحتار، امداد الفتاویٰ)

غسل کے بعد منی نکلنے کا حکم:

غسل کرنے کے بعد بھی منی کے قطرے نکلیں تو اگر غسل سے پہلے پیشاب کر لیا تھا، چل پھر لیا تھا یا سو لیا تھا تو پھر ان قطروں سے دوبارہ غسل فرض نہیں ہوتا، لیکن اگر پیشاب یا دیگر امور کیے بغیر فوراً ہی غسل کر لیا تھا تو ایسی صورت میں غسل دوبارہ کرنا ہوگا۔ (البحر الرائق، فتاویٰ عالمگیریہ)

ایک سے زائد بار صحبت کی صورت میں غسل کا حکم:

اگر شوہر اپنی بیوی سے ایک سے زائد بار ہمبستری کرنا چاہے تو ہر صحبت کے بعد غسل ضروری نہیں بلکہ آخر میں ایک ہی غسل کر لینا بھی کافی ہے۔ (صحیح مسلم، فتاویٰ محمودیہ، رد المحتار، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

جنابت کی حالت میں عورت کو ماہواری آجائے تو غسل کا حکم:

جنابت کی حالت میں کسی عورت کو ماہواری یعنی حیض آجائے تو اس پر غسلِ جنابت فرض نہیں رہتا، اس لیے ماہواری کے ایام میں ایسی عورت کے لیے غسلِ جنابت کا حکم نہیں، کیوں کہ ایامِ حیض ناپاکی کا زمانہ کہلاتا

ہے، یہ ایام ختم ہونے پر غسل کرنا فرض ہوا کرتا ہے۔ غسلِ جنابت تو پاکی کے لیے ہوا کرتا ہے اور جب تک وہ عورت ایامِ حیض میں ہے تو پاکی کا تصور ہی نہیں ہو سکتا، اس لیے ایامِ حیض میں غسلِ طہارت کوئی معنی ہی نہیں رکھتا کیوں کہ اگر وہ غسل کر بھی لے تو پاکی پھر بھی حاصل نہیں ہوتی، بلکہ ایام ختم ہونے پر دوبارہ غسل کرنا پڑے گا، اس لیے ایسی صورت میں ایامِ حیض میں غسلِ جنابت واجب نہیں، البتہ اگر کوئی عورت ماہواری کے ایام میں ویسے ہی غسل کرنا چاہے تو شرعی اعتبار سے اس میں بھی کوئی حرج نہیں لیکن یہ غسل غسلِ طہارت نہیں کہلائے گا۔

خلاصہ یہ کہ ایسی صورت میں ماہواری کے ایام میں غسلِ جنابت کی ضرورت نہیں، بلکہ ماہواری سے پاک ہو جانے کے بعد جب عورت غسل کرلے تو وہ جنابت اور ماہواری دونوں کی جانب سے کافی ہو جائے گا۔
(فتاویٰ قاضی خان، فتاویٰ دار العلوم دیوبند جلد 1، صفحہ 134-135)

- جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ:

"اس صورت میں ایک ہی غسل کافی ہوگا، جنابت کا الگ سے غسل کرنا ضروری نہیں اور حیض کی حالت میں بھی غسلِ جنابت کی ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم"

(فتویٰ نمبر: 143907200104، مؤرخہ: 07-04-2018)

- دار العلوم دیوبند کا فتویٰ:

"حیض سے پاک ہونے کے بعد دونوں کا ایک ساتھ غسل کرے، اور بہتر یہ ہے کہ خوب اچھی طرح کلی کرے اور غرارہ بھی کرلے اور ناک میں مبالغہ کے ساتھ پانی ڈال کر ناک کو دھولے۔"

(فتویٰ نمبر: 173016، مؤرخہ: 12 ستمبر 2019)

وضاحت:

اس تحریر میں غسلِ جنابت کے صرف بنیادی مسائل بیان کیے گئے ہیں، تاکہ ہر مسلمان مرد اور عورت ان کو اچھی طرح سیکھ سکیں اور ایسے مسائل میں انھیں پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

غسل کا سنّت طریقہ

مع چند ضروری مسائل

فہرست

- غُسل کرنے کا سنت طریقہ۔
- غسلِ جنابت کے فرائض۔
- غسل کی سنتیں۔
- وضو اور غسل میں جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بننے والی چیزوں کا حکم۔
- وضو اور غسل کے لیے نیت کا حکم۔
- وضو اور غسل کے لیے نیت کیسے کی جائے؟
- بیت الخلا کے ساتھ متّصل غسل خانے میں غسل کا حکم۔
- بیت الخلا اور غسل خانے میں وضو اور غسل کی دعائیں پڑھنے کا حکم۔
- غسل میں جسم پر کتنی بار پانی بہانا چاہیے؟
- غسل میں جسم دھونے کا مطلب۔
- وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے کا صحیح مطلب۔
- غسل میں غرارے کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم۔
- روزے کی حالت میں غسل کرنے کا مسئلہ۔
- غسل کے بعد وضو کرنے کا حکم۔
- تنہائی میں غسل کرتے وقت ستر چھپانے کا حکم۔
- غسل کرتے وقت کس طرف رخ کیا جائے؟
- وضو اور غسل میں کس قدر پانی کا استعمال سنت سے ثابت ہے؟
- غسل میں ڈاڑھی اور سر کے بال دھونے کا حکم۔
- غسل جنابت میں کوئی جگہ خشک رہ جانے کا حکم۔
- کیا غسل فرض ہو جانے کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے؟
- غسل سے متعلق شک اور وسوسوں کا حکم۔

غُسل کرنے کا سنت طریقہ:

غسل کرتے وقت سب سے پہلے دل میں نیت کرے کہ میں اللہ تعالی کی رضا کے لیے غسل کرتا ہوں، یا یوں نیت کرے کہ میں عبادت کے لیے غسل کرتا ہوں، پھر بسم اللہ پڑھے (اس کی تفصیل آگے مذکور ہے)، پھر دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھوئے، پھر چھوٹا بڑا استنجا کرے یعنی چھوٹی بڑی دونوں شرمگاہ کو دھوئے اگرچہ ان پر کوئی نجاست نہیں لگی ہو، پھر اگر جسم پر کہیں کوئی نجاست جیسے منی وغیرہ لگی ہو تو اس کو پاک کردے، پھر مکمل وضو کرے، وضو اسی طریقے پر کرے جس طرح نماز کے لیے کیا جاتا ہے اور اس میں وضو کے فرائض، سنتوں اور آداب کی رعایت کرے، پھر پورے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہائے کہ جسم کی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔ جسم پر پانی ڈالنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے تین بار سر پر پانی ڈالے، پھر تین بار دائیں کندھے پر، پھر تین بار بائیں کندھے پر، پھر اسی طرح تین بار باقی جسم پر پانی بہائے، لیکن اگر کوئی شخص اس ترتیب کا لحاظ کیے بغیر ہی پورے جسم پر تین بار پانی بہادے تب بھی جائز ہے۔

(صحیح البخاری حدیث: 277، صحیح مسلم حدیث: 744، اعلاء السنن، رد المحتار، عمدۃ الفقہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسلِ جنابت کے فرائض:

1۔ ایک بار اچھی طرح کلی کرنا۔

2۔ ایک بار اچھی طرح ناک میں پانی ڈالنا کہ نرم حصے تک پانی پہنچ جائے۔

3۔ ایک بار پورے جسم پر اچھی طرح پانی بہانا کہ ذرہ برابر بھی کوئی جگہ خشک نہ رہے۔

(سنن ابی داود حدیث: 249، 247، اعلاء السنن، رد المحتار، عمدۃ الفقہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسل کی سنتیں:

1۔ غسل کرنے سے پہلے نیت کرنا۔

2۔ غسل شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔

3۔ غسل کے شروع میں دونوں ہاتھ کلائیوں تک تین بار دھونا۔

4۔ چھوٹا بڑا استنجا کرنا اگرچہ ان پر کوئی نجاست نہیں لگی ہو۔

5۔ اگر جسم پر کوئی نجاست لگی ہو تو اس کو پاک کرنا۔

6۔ غسل سے پہلے وضو کرنا، اس میں وضو کے فرائض، سنتوں اور آداب کی رعایت کی جائے گی۔

7۔ غسل میں پورے جسم پر تین بار اچھی طرح پانی بہانا۔

8۔ ترتیب سے غسل کرنا، جس طرح غسل کرنے کے طریقے میں بیان ہو چکی ہے۔

(ردالمحتار، فتاویٰ عالمگیری، عمدۃ الفقہ)

وضو اور غسل میں جسم تک پانی پہنچنے میں رکاوٹ بننے والی چیزوں کا حکم:

اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی ایسی چیز لگی ہے کہ جس کی وجہ سے پانی جسم تک نہ پہنچتا ہو تو وضو اور غسل سے پہلے اس چیز کا جسم سے ہٹانا ضروری ہے، ورنہ تو وضو اور غسل نہیں ہوگا۔ (ردالمحتار، فتاویٰ ہندیہ)

مسئلہ: جسم پر ایلفی یا اس جیسی کوئی اور چیز لگ جائے تو اس کو ہٹائے بغیر وضو اور غسل درست نہیں، البتہ اگر تمام تر ممکنہ کوشش کے باوجود بھی ہٹانا مشکل ہو بلکہ ہٹاتے ہوئے شدید تکلیف کا سامنا ہو تو ایسی مجبوری میں اس کے ہوتے ہوئے بھی وضو اور غسل درست ہے۔

مسئلہ: جس شخص نے مصنوعی دانت لگائے ہوں اور وہ اپنی جگہ فکس ہوں تو ان کے ہوتے ہوئے بھی غسل درست ہے۔ (فتاویٰ محمودیہ، ردالمحتار، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

مسئلہ: اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی زخم ہو اور اس پر کوئی پٹی وغیرہ لگی ہو کہ اس پر پانی بہانا نقصان دِہ یا تکلیف دِہ ہو تو ایسی صورت میں اس پر مسح کر لیا جائے لیکن اگر مسح کرنا بھی نقصان دِہ ہو تو یوں ہی چھوڑ دیا جائے۔ (ردالمحتار)

مسئلہ: جسم کے کسی حصے پر نام یا تصویر وغیرہ گدوانا ناجائز اور گناہ ہے، اگر کسی نے یہ گناہ کر لیا ہے تو وہ

توبہ کرے اور اس کو مٹانے کی حتی الامکان کوشش کرے، مٹانے کی صورت یہ ہے کہ اگر اس نام یا تصویر کو شدید مشقت اور تکلیف کے بغیر چھڑانا ممکن ہو تو اس کا چھڑانا واجب ہے، لیکن اگر چھڑانے میں شدید مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑے جیسے: گوشت کاٹنے کی ضرورت پڑے، یا کسی عضو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو، یا اس کے لیے باقاعدہ آپریشن کرانا پڑے تو ایسی صورت میں اس کا مٹانا واجب نہیں۔ البتہ اس کے ہوتے ہوئے وضو اور غسل درست ہے۔ (فتویٰ دار العلوم کراچی نمبر: ۴۲/۱۸۴۲)

وضو اور غسل کے لیے نیت کا حکم:

1۔ وضو اور غسل شروع کرنے سے پہلے نیت کرنا سنت ہے حتی کہ متعدد فقہاء کرام نے اس کو سنت مؤکدہ قرار دیا ہے، جس سے اس کی تاکید اور اہمیت معلوم ہو جاتی ہے۔

2۔ نیت کرنے سے وضو اور غسل عبادت بن جاتے ہیں اور ان پر ثواب ملتا ہے، جبکہ نیت کے بغیر وضو اور غسل تو ہو جاتے ہیں لیکن وہ عبادت نہیں بنتے اور نہ ہی ان پر ثواب ملتا ہے۔

وضو اور غسل کے لیے نیت کیسے کی جائے؟

1۔ وضو یا غسل شروع کرتے وقت یوں نیت کرے کہ: میں عبادت کے لیے وضو/ غسل کر رہا ہوں، یا: میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے وضو/ غسل کر رہا ہوں، یا: میں ثواب کی نیت سے پاکی حاصل کر رہا ہوں۔

2۔ نیت در حقیقت دل کے ارادے اور عزم کا نام ہے، حقیقی نیت دل ہی کی ہوتی ہے اور اسی کا اعتبار ہوتا ہے، اس لیے دل میں نیت کر لینا کافی ہے۔ زبان سے نیت کے الفاظ ادا کرنا ضروری نہیں، البتہ اگر کوئی زبان سے بھی نیت کے الفاظ ادا کر لے تب بھی درست، بلکہ نیت کرنے میں دل اور زبان دونوں کو یکجا کرنے کے اعتبار سے اچھا بھی ہے۔

فائدہ: وضو یا غسل شروع کرتے وقت نیت کرنے کے متعدد فوائد سامنے آتے ہیں، اس لیے باقاعدہ

استحضار کے ساتھ نیت کرنی چاہیے تاکہ وضو اور غسل توجہ اور دھیان سے ادا ہو جائیں۔ یاد رہے کہ وضو اور غسل میں نیت کا استحضار کرنا اور توجہ سے وضو کرنا نماز کے خشوع و خضوع میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے۔

- دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

"وضو کے لیے نیت ضروری نہیں ہے، بغیر نیت کے بھی اعضائے وضو دھو لینے اور مسح کر لینے سے وضو ہو جاتا ہے، البتہ نیت نہ کرنے کی وجہ سے وضو کا ثواب نہیں ملے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم"
(فتویٰ نمبر: 29265، مؤرخہ: 23 جنوری 2011)

- جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ:

"غسل صحیح ہونے کے لیے نیت کرنا فرض نہیں ہے، اس لیے اگر نیت کے بغیر غسل کیا گیا تو غسل صحیح ہو جائے گا، البتہ نیت کر کے غسل کرنا چوں کہ سنت ہے اس لیے نیت کرنے کی صورت میں ثواب بھی ملے گا، اور نیت نہ کرنے کی صورت میں ثواب نہیں ملے گا۔"
(فتویٰ نمبر: 143909202137)

بیت الخلا کے ساتھ متّصل غسل خانے میں غسل کا حکم:

جو غسل خانہ بیت الخلا ہی کے ساتھ متصل ہو تو اس میں بھی غسل کرنا جائز ہے، اور اگر جگہ کی ناپاکی کا شبہ ہو تو پانی بہا کر جگہ صاف کر لی جائے۔ جہاں تک ایسے غسل خانے میں دعائیں پڑھنے کا حکم ہے تو اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بیت الخلا اور غسل خانے میں وضو اور غسل کی دعائیں پڑھنے کا حکم:

بیت الخلا اور غسل خانے میں وضو کرتے وقت مسنون دعائیں پڑھنے کی ضرورت پڑتی ہے، اسی طرح غسل شروع کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے اور غسل سے پہلے وضو کرنے کی صورت میں وضو کی دعائیں پڑھنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے، تو بیت الخلا اور غسل خانے میں وضو اور غسل کی دعائیں پڑھنا جائز ہے یا نہیں، اس

حوالے سے تفصیل درج ذیل ہے۔

تین صورتوں میں زبان سے دعائیں پڑھنے سے اجتناب کرنا چاہیے:

- برہنہ حالت میں یعنی جب ستر کھلا ہو۔
- بیت الخلا یا استنجا خانے میں۔
- بیت الخلا جیسی کسی اور گندگی والی جگہ میں۔

ان تین صورتوں میں زبان سے دعائیں نہیں پڑھنی چاہیے بلکہ دل ہی دل میں پڑھ لینی چاہیے۔

اس اصول کو مدّ نظر رکھتے ہوئے مسائل کی تفصیل یہ ہے کہ:

1۔ اگر وضو یا غسل بیت الخلا میں کیا جائے یا ایسے غسل خانے میں کیا جائے جو بیت الخلا ہی کے اندر ہو یعنی دونوں کی چار دیواری ایک ہو اور دونوں متصل ہوں تو ایسی صورت میں زبان سے دعائیں نہ پڑھے بلکہ دل ہی میں پڑھ لے۔

2۔ لیکن اگر کسی صاف غسل خانے میں یا کسی اور صاف جگہ وضو یا غسل کرنا ہو تو ایسی صورت میں دعائیں زبان سے پڑھنا درست ہے۔ البتہ اس صورت میں برہنہ غسل کرتے وقت ”بسم اللہ“ ستر کھولنے سے پہلے پڑھ لے اور پھر باقی دعائیں دل ہی میں پڑھے۔

ذیل میں چند فتاویٰ ذکر کیے جاتے ہیں تاکہ ان مسائل کی مزید وضاحت ہو سکے اور متعدد صورتوں کا حکم بخوبی معلوم ہو سکے۔

1۔ جامعہ دار العلوم کراچی کا فتویٰ:

”بیت الخلا کی دعا متصل استنجا اور غسل خانے (اٹیچ باتھ روم) کی چار دیواری میں داخل ہونے سے پہلے پڑھنی چاہیے، اور اگر وضو کی جگہ مکمل طور پر صاف ستھری ہو اور قضائے حاجت کی جگہ سے اتنے فاصلے پر ہو کہ بدبو نہ آرہی ہو تو ایسی صورت میں قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد وہاں

پہنچ کر بیت الخلا سے نکلنے کی دعا اور وضو کی دعائیں پڑھنے کی گنجائش ہے، لیکن اگر بدبو آرہی ہو یا جگہ صاف نہ ہو تو زبان سے نہ پرھیں بلکہ دل میں پڑھیں۔ واللہ اعلم بالصواب"

(فتویٰ نمبر:1409/ 44)

2۔ دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ:

"اگر آدمی برہنہ نہ ہو اور غسل خانہ میں گندگی بھی نہ ہو تو غسل خانہ میں دعا یا کوئی ذکر وغیرہ پڑھنے کی گنجائش ہے۔" (فتویٰ نمبر:65710، تاریخِ اجرا:30 اپریل 2016)

3۔ دارالعلوم دیوبند کا ایک اور فتویٰ:

"اگر بیت الخلا میں غسل خانہ بھی ہے، یعنی اٹیچ لیٹرین باتھ روم ہے اور دونوں ایک دوسرے سے واضح طور پر ممتاز ہیں، مثلاً دونوں کے درمیان کوئی چھوٹی دیوار ہے اور غسل خانہ کے حصہ میں بیت الخلا کی بدبو وغیرہ محسوس نہیں ہوتی تو غسل خانہ والے حصے میں وضو کرتے وقت وضو کی دعائیں پڑھ سکتے ہیں، البتہ ہلکی آواز سے پڑھے، زور سے نہ پڑھے۔ اسی طرح اگر آئینہ غسل خانے کے حصہ میں ہے تو آئینہ دیکھتے وقت آئینہ کی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اور اگر بیت الخلا اور غسل خانہ دونوں واضح طور پر ممتاز نہیں ہیں یا وہ دراصل صرف بیت الخلا ہے اور ہاتھ منہ دھونے کے لیے کسی جگہ کنارے کوئی چھوٹا سا واش بیسن لگا دیا گیا ہے جیسے عام طور پر ٹرینوں میں ہوتا ہے تو وہاں اگر کوئی شخص وضو کرے یا آئینہ میں چہرہ دیکھے تو وہ صرف دل دل میں دعا پڑھ سکتا ہے، زبان سے نہیں۔"

(جواب نمبر: 63903)

4۔ جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کا فتویٰ:

"مروّجہ مشترکہ غسل خانہ اور بیت الخلا جہاں غسل اور قضائے حاجت کی جگہ کے درمیان کوئی حائل نہیں ہوتا ہے، اس قسم کے غسل خانوں میں وضو کرنا تو درست ہے، البتہ وضو کے دوران

جو دعا پڑھی جاتی ہے وہ نہ پڑھی جائے؛ کیوں کہ یہ بیت الخلا میں پڑھنا شمار ہو گا، اور بیت الخلا میں اذکار پڑھنے سے شریعت نے منع کیا ہے، البتہ زبان سے پڑھنے کے بجائے دل میں پڑھ لے تو درست ہے۔" (فتویٰ نمبر:144004200027)

غسل میں جسم پر کتنی بار پانی بہانا چاہیے ؟

غسلِ جنابت میں ایک بار کلی کرنا، ایک بار ناک میں پانی ڈالنا اور ایک بار پورے جسم پر پانی بہانا تو فرض ہے البتہ یہ تینوں کام تین تین بار سر انجام دینا سنت ہے جیسا کہ ما قبل میں بیان ہو چکا۔ (اعلاء السنن، رد المحتار)

غسل میں جسم دھونے کا مطلب:

غسل میں جسم دھونے کا مطلب یہ نہیں کہ صرف پانی پہنچا کر مسح کی طرح گیلا کر دیا جائے، بلکہ جسم کے ہر ہر حصے پر پانی بہانا مراد ہے۔(رد المحتار)

وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے کا صحیح مطلب:

یہ مسئلہ تو بخوبی واضح ہے کہ وضو میں دھوئے جانے والے اعضا یعنی منہ، ناک، چہرہ، ہاتھ اور پاؤں کو تین تین بار دھونا سنت ہے، اسی طرح غسل میں بھی پورے جسم پر تین بار پانی بہانا سنت ہے۔ یہاں یہ بات بھی سمجھنے کی ہے کہ وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے سے کیا مراد ہے؟ بہت سے لوگ اس کا مطلب سمجھ نہیں پاتے جس کے نتیجے میں غلطی میں مبتلا رہتے ہیں۔

اس لیے واضح رہے کہ وضو اور غسل میں جو تین بار اعضا دھونا سنت ہے تو اس سے محض تین بار پانی لینا مراد نہیں کہ ایک مرتبہ پانی لینے کو ایک بار، دوسری مرتبہ پانی لینے کو دو بار اور تیسری مرتبہ پانی لینے کو تین بار دھونا کہا جائے، بلکہ مطلب یہ ہے کہ تینوں بار اعضا کو مکمل دھونا سنت ہے، اگر کسی نے ایک بار پانی لے کر کسی عضو پر بہایا لیکن اس سے وہ عضو مکمل طور پر نہ دُھلا، بلکہ دوسری یا تیسری بار پانی لینے کے بعد ہی مکمل طور پر

ڈُھل گیا تو اس کو تین بار دھونا نہیں کہا جاتا، بلکہ اسے ایک بار دھونا ہی کہا جائے گا، اور اسی طرح تین بار اعضا کو مکمل طور پر دھونا سنت ہے۔

غسل میں غرارے کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم:

1۔ غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا فرض ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ٹھیک طرح کلی کی جائے کہ منہ مکمل طور پر دُھل جائے، اور ٹھیک طرح ناک میں پانی ڈالا جائے کہ ناک مکمل طور پر دھل جائے اور نرم ہڈی تک پانی پہنچ جائے، اس سے فرض ادا ہو جائے گا۔

2۔ غسلِ جنابت میں کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مُبالَغہ کرنا سنت ہے۔ کلی کرنے میں مبالغہ کرنے کی صورت یہ ہے کہ خوب اچھی طرح منہ بھر کر کلی کرے یا غرارے کرے، جبکہ ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ کی صورت یہ ہے کہ ناک کی نرم ہڈی سے کچھ اوپر پانی چڑھالے، اس طرح مبالغہ کی سنت ادا ہو جائے گی۔ یہاں یہ بات واضح رہے کہ یہ مبالغہ کرنا بھی اس شخص کے لیے سنت ہے جو روزے دار نہ ہو لیکن جو شخص روزے دار ہو تو اس کے لیے حکم یہ ہے کہ غسل کرتے وقت وہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے میں مبالغہ نہ کرے کیوں کہ اس سے روزہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہے۔

3۔ اگر کوئی شخص غسلِ جنابت میں کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے وقت مبالغہ کی سنت پر عمل نہ کرے بلکہ صرف فرض ہی پورا کرلے تو اس سے بھی غسل ہو جائے گا البتہ سنت پر عمل کرنے کا اہتمام ہونا چاہیے کہ یہی سنت سے محبت اور اس کی اہمیت کا تقاضا ہے، اس لیے کسی عذر کے بغیر یہ سنت ترک کرنا اچھا نہیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ غسلِ جنابت میں غرارے کرنا اور سانس کے ذریعے ناک میں اوپر پانی چڑھانا فرض نہیں۔ (رد المحتار)

روزے کی حالت میں غسل کرنے کا مسئلہ:

اگر کسی شخص پر غسل فرض ہو جائے تو روزے کی حالت میں غسل کرنا بالکل درست ہے، جہاں تک روزے کی حالت میں غسل کرتے وقت غرارے کرنے اور ناک میں پانی اوپر چڑھانے کا مسئلہ ہے تو ما قبل کی تفصیل سے یہ مسئلہ بخوبی واضح ہو چکا ہے کہ غسلِ جنابت میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا تو فرض ہے البتہ غرارے کرنا اور ناک میں سانس کے ذریعے اوپر تک پانی چڑھانا فرض نہیں بلکہ یہ اُس شخص کے لیے سنت کے درجے میں ہے جو روزے دار نہ ہو، اور جو روزے دار ہو اس کے لیے غسل میں غرارے کرنے اور ناک میں پانی چڑھانے کا حکم نہیں، بلکہ روزے دار شخص کے لیے اصل حکم یہ ہے کہ وہ ٹھیک طرح کلی کرے اور ٹھیک طرح ناک میں پانی ڈالے، اس سے فرض ادا ہو جاتا ہے۔

اس لیے اس تفصیل کے بعد روزے کی حالت میں غسل کرنے سے متعلق غلط فہمی دور ہو جانی چاہیے۔

(رد المحتار علی الدر المختار، فتاویٰ رحیمیہ، عمدۃ الفقہ)

غسل کے بعد وضو کرنے کا حکم:

غسل سے پہلے وضو کرنا تو سنت ہے البتہ غسل کے بعد وضو کرنے کا حکم نہیں اور نہ ہی اس کی کوئی ضرورت ہے، چاہے اس نے غسل سے پہلے وضو کیا ہو یا نہ کیا ہو کیوں کہ یہ ایک واضح سی بات ہے کہ جب غسل سے وضو کے اعضا بھی دُھل جاتے ہیں تو غسل کرنے سے وضو بھی ہو جاتا ہے۔ اس لیے اس معاملے میں مطمئن رہتے ہوئے کسی بھی شک اور غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

چنانچہ سنن الترمذی میں ہے کہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ غسل کے بعد وضو نہیں فرماتے تھے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بہت سے صحابہ کرام اور تابعین عظام کا بھی یہی مذہب ہے کہ غسل کے بعد وضو نہیں کرنا چاہیے۔

- سنن الترمذی:

107- عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَتَوَضَّأُ بَعْدَ الغُسْلِ. هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَهَذَا قَوْلُ غَيْرِ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ وَالتَّابِعِينَ: أَنْ لَا يَتَوَضَّأَ بَعْدَ الغُسْلِ.

(بَابٌ فِي الوُضُوءِ بَعْدَ الغُسْلِ)

- اسی مضمون کی حدیث سنن ابی داود میں بھی ہے:

250- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَغْتَسِلُ وَيُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَصَلَاةَ الْغَدَاةِ، وَلَا أُرَاهُ يُحْدِثُ وُضُوءًا بَعْدَ الْغُسْلِ. (باب فِي الْوُضُوءِ بَعْدَ الْغُسْلِ)

مسئلہ: غسل سے پہلے جو وضو کرنا سنت ہے اس میں چونکہ اچھی طرح کلی بھی ہو جاتی ہے اور ناک بھی دُھل جاتی ہے تو ایسی صورت میں غسلِ جنابت میں دوبارہ کلی کرنے اور ناک میں پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

(فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

تنہائی میں غسل کرتے وقت ستر چھپانے کا حکم:

تنہائی میں برہنہ ہو کر غسل کرنا بھی جائز ہے، البتہ بہتر یہ ہے کہ کم از کم ستر ہی ڈھانپ لیا جائے۔ اور برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہو کر بھی غسل جائز ہے، البتہ بیٹھ کر غسل کرنا زیادہ بہتر ہے۔

(صحیح البخاری حدیث: 279، رد المحتار، امداد الفتاویٰ، فتاویٰ محمودیہ)

غسل کرتے وقت کس طرف رخ کیا جائے؟

برہنہ ہو کر غسل کرتے ہوئے قبلے کی طرف رخ بھی نہ کیا جائے اور پشت بھی نہ کیا جائے کیوں کہ یہ جائز نہیں۔ (رد المحتار، البحر الرائق)

وضو اور غسل میں کس قدر پانی کا استعمال سنت سے ثابت ہے؟

وضو اور غسل کرتے وقت پانی کے استعمال میں اعتدال کی ضرورت:

شریعت کی روشنی میں وضو اور غسل میں پانی کا ضیاع اور اس کا بے جا استعمال ممنوع ہے، اسی طرح اس قدر کم مقدار میں پانی کا استعمال بھی درست نہیں کہ اس سے وضو اور غسل ہی نہ ہوتے ہوں یعنی فرائض ہی پورے نہ ہوں؛ یہ دونوں طرزِ عمل شرعی اعتبار سے ممنوع اور غلط ہیں۔ اسی طرح اس قدر کم پانی کا استعمال بھی ناپسندیدہ ہے کہ جس سے وضو اور غسل سنت کے مطابق نہ ہوتے ہوں یعنی صرف فرائض پورے کر لیے جائیں اور سنت کی رعایت نہ کی جائے، اس سے بھی بچنے کی ضرورت ہے، خلاصہ یہ کہ اعتدال کے ساتھ اس قدر پانی کا استعمال ہونا چاہیے جس سے سنت کے مطابق وضو اور غسل ہو جاتے ہوں۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

وضو اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار لازم نہیں:

اس بات پر امت کے حضرات اہلِ علم کا اتفاق ہے کہ شریعت نے وضو اور غسل کے لیے پانی کی کوئی خاص مقدار لازم قرار نہیں دی ہے کہ اس سے کم یا زیادہ پانی کا استعمال جائز نہ ہو، بلکہ شرعی حدود میں رہتے ہوئے اور اسراف سے بچتے ہوئے مسنون وضو اور غسل کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہو جائے اس کا استعمال درست ہے۔

احادیث سے ثابت شدہ پانی کی مقدار سے متعلق تفصیلی حکم:

احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ وضو کے لیے عموماً ایک مُدّ (یعنی 796.067 گرام)، اور غسل کے لیے ایک صاع (یعنی 3.184272 کلو گرام) پانی استعمال فرماتے تھے (البتہ بعض روایات میں اس کے علاوہ دیگر مقدار بھی ثابت ہیں)۔ احادیث سے ثابت شدہ اس مقدار سے متعلق حضرات فقہائے امت فرماتے ہیں کہ یہ کوئی ایسی مقدار نہیں کہ صرف اسی پر عمل کرنا لازم ہو، بلکہ یہ وہ ادنیٰ مقدار ہے

جو مسنون وضو اور غسل کے لیے عموماً کافی ہوسکتی ہے، البتہ چوں کہ انسانوں کی طبیعت، مزاج اور ساخت باہمی طور پر مختلف ہوتی ہے اس لیے اگر کسی شخص کو مسنون وضو یا غسل کے لیے اس مقدار سے کم پانی کافی ہوجائے یا اس سے زیادہ پانی درکار ہو تو اس مطلوبہ مقدار میں پانی کا استعمال بالکل درست بلکہ بہتر اور سنت کا تقاضا ہے۔

اس تفصیل سے متعدد غلط فہمیوں کا اِزالہ ہوجاتا ہے جیسے:

1۔اس سے معلوم ہوا کہ سنت کے مطابق وضو اور غسل کے لیے جس قدر پانی استعمال کرنے کی ضرورت پڑے تو اس کو افراط و تفریط یا اسراف نہیں کہتے بلکہ یہی اعتدال کا راستہ اور شریعت و سنت کا تقاضا ہے۔

2۔اس سے ان حضرات کی غلطی بھی معلوم ہوجاتی ہے جو اسراف سے بچنے کی خاطر سنت بھی چھوڑ دیتے ہیں، حالاں کہ سنت پورا کرنے کے لیے استعمال ہونے والا پانی اسراف میں ہرگز داخل نہیں بلکہ وہ تو مطلوب ہے۔ بطورِ مثال سمجھیے کہ وضو اور غسل میں تین بار اعضا دھونے کی سنت کے لیے جس قدر بھی پانی کافی ہوجائے تو اس قدر پانی کا استعمال بالکل جائز بلکہ بہتر اور سنت کا تقاضا ہے۔

3۔اس سے یہ غلط فہمی بھی دور ہوجاتی ہے کہ بعض لوگ وضو کے لیے صرف ایک مُدّ جبکہ غسل کے لیے صرف ایک صاع پانی کے استعمال ہی کو سنت قرار دیتے ہیں، حالاں کہ ایک تو احادیث سے اس کے علاوہ دیگر مقدار میں پانی کا استعمال بھی ثابت ہے، دوم یہ کہ سنت کے مطابق وضو اور غسل کے لیے جس قدر پانی مطلوب ہو تو اس قدر پانی کا استعمال سنت کا تقاضا ہے جس کی تفصیل ماقبل میں بیان ہوچکی۔

4۔اس میں ان حضرات کے لیے بھی بڑی تنبیہ ہے جو وضو اور غسل میں پانی ضائع کرتے رہتے ہیں۔

(رد المحتار، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

غسل میں ڈاڑھی اور سر کے بال دھونے کا حکم:

1۔ غسلِ جنابت میں پوری ڈاڑھی کو دھونا ضروری ہے اس طور پر کہ ڈاڑھی کا ظاہری اور اندرونی حصہ مکمل طور پر اچھی طرح دھل جائے اور جڑوں تک پانی پہنچ جائے۔ ڈاڑھی چاہے گھنی ہو یا ہلکی، اور چاہے چہرے کی حدود

کے اندر رہو یا باہر؛ سب کا یہی حکم ہے۔(ردالمحتار)

2۔ غسلِ جنابت میں جڑوں سمیت سر کے تمام بالوں کو دھونا ضروری ہے، اس لیے اگر کسی مرد نے بالوں کی چوٹیاں بنا رکھی ہوں تو اس کے ذمّے بالوں کو کھولنا ضروری ہے، البتہ عورتوں کے لیے حکم یہ ہے کہ اگر بالوں کی جڑوں تک پانی پہنچ جاتا ہو تو ایسی صورت میں چوٹیوں کو کھولنا ضروری نہیں، ورنہ تو کھولنا ضروری ہے۔

(صحیح مسلم حدیث:776،770، سنن الدارمی حدیث:1199، ردالمحتار، فتاویٰ محمودیہ، فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

غسل جنابت میں کوئی جگہ خشک رہ جانے کا حکم:

غسل کرنے کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ خشک رہ گئی ہے تو ایسی صورت میں صرف اسی خشک جگہ پر پانی بہادینا کافی ہے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔(ردالمحتار)

کیا غسل فرض ہو جانے کے فوراً بعد غسل کرنا ضروری ہے؟

غسل فرض ہو جانے کے بعد بہتر تو یہی ہے کہ فوراً غسل کرلیا جائے، اگر یہ نہ ہو سکے تو وضو ہی کرلے، لیکن اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو کم از کم استنجا ہی کرلے، اور اگر یہ بھی مشکل معلوم ہو تو یہ بھی فوراً ضروری نہیں، البتہ غسل میں اس قدر تاخیر جائز نہیں کہ نماز یا جماعت ہی فوت ہو جائے۔

(صحیح البخاری حدیث:290، سنن ابی داود حدیث:228،226، ردالمحتار)

غسل سے متعلق شک اور وسوسوں کا حکم:

1۔ اگر غسل کے دوران کسی عضو کے دھونے میں شک ہو جائے تو اگر پہلی بار ایسا شک ہوا ہو تو وہ عضو دھو لیا جائے لیکن اگر شک ہوتا رہتا ہو تو پھر اس کا کوئی اعتبار نہیں۔

2۔ غسل کے بعد محسوس ہو کہ فلاں عضو خشک رہ گیا ہے تو اس کی دو صورتیں ہیں:

- اگر یہ یقین ہے کہ واقعتاً غسل میں وہ عضو دھونا بھول گیا تھا تو اس صورت میں صرف اسی عضو کو دھو لیا

جائے، دوبارہ غسل کرنے کی ضرورت نہیں۔

- اگر یہ شک ہو رہا ہے کہ شاید نہیں دھویا ہو تو اس صورت میں شک کا کوئی اعتبار نہیں بلکہ غسل بالکل درست ہے۔

3۔ غسل میں تین بار اعضاء دھونا سنت ہے، جو کہ دِلی اطمینان کے لیے کافی ہے، اس لیے شک کی بنیاد پر تین بار سے زیادہ دھونا شریعت کا تقاضا نہیں بلکہ ایک لغو حرکت ہے۔

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
شوال المکرم 1441ھ/جون 2020